کعبۃ اللہ کی شرعی حیثیت میں فقہا کی آراء- تجزیاتی وتقابلی مطالعہ

*ڈاکٹر حافظ صالح الدین

The "Muslim Ummah" was pre-destined to be decleared as the "Ummat-al-Adilah" (the Ummah observing justice in all fields of life) for the whole of the world. The circumstances necessitaled to fix a "Qiblah" (the direction in which muslims turn in prayer) from them to ensure their focal position and uniformity. Hence, "Ka'aba' was determined as their "Qiblah", and the muslims were ordained, whether may they be in the East or the West, in the North or the South, in short where ever may they be living, they shall direct themselves to the "Ka'aba" considering it as their "Qiblah" at the time of offering prayer. They will do so, whether they are inside their homes or they have set on any long journey away. Though, the "Qiblah" (Ka'aba) of the muslim has been potential enough to maintain its significance under the reign of the majority of the past religions, yet in Islam it has got particular importance, universality and affirmation. The article before hand will amphisize on the virtues of the "Qiblah" (Ka'aba) folowed by some islamic provisions related to it in detail.

امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری دنیا کے لیے امتِ عادلہ بنا کر بھیجی جارہی تھی ، لازمی تھا کہ اس کی مرکزیت اور یکجہتی کے لیے ایک قبلہ بھی ہو وہ قبلہ خانہ کعبہ مقرر ہوا اور مسلمانوں کو یہ حکم ملا کہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں، شمال میں ہوں یا جنوب میں غرض کرۂ ارض کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے اہلِ اسلام سفر وحضر میں نماز کے وقت کعبہ کی طرف رخ کریں اور اسی کو قبلۂ عبادت سمجھیں۔

مسلمانوں کا یہ قبلہ (کعبہ) اگرچہ گذشتہ بیشتر ادیان میں بھی اپنا تحفظ کرتا رہا ہے مگر شریعتِ محمدیہ میں اس کو خاص اہمیت، عموم اور تاکید حاصل ہے اور تا قیامت امت محمدیہ کے لیے یہی قبلۂ عبادت رہے گا۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں اسی ہی حقیقت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

عظمتِ کعبہ کی پاسداری اور اس کے آداب کو بجالانا جیسے دور دراز کے علاقہ جات اور اطراف عالم میں ضروری ہے ایسے ہی خود کعبہ کے اندر رہتے ہوئے اور اس میں داخل ہوتے وقت بھی لازم ہے اس موقع کے آداب میں اگر غور کیا جائے تو وہ بھی فعل اور ترک دونوں پر مشتمل ہیں یعنی اس موقع پر بھی شریعت نے بعض افعال کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض سے ممانعت فرمائی ہے اس آرٹیکل میں دونوں کو علی الترتیب تحریر کیا جاتا ہے۔

*اسسٹنٹ پروفیسر/ چیئرمین، شعبہ علومِ اسلامیہ وعربی، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

استقبال کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق:

لغت کی رو سے ''استقبال'' مصدر ہے جس کا معنی ہے مواجہۃ، مقابلہ اور موازاۃ یعنی آمنے سامنے ہونا۔ کہا جاتا ہے'' **استقبل الشیٔ اذا واجهه** '' **ای قابله** ۔اس میں ''سین اور تاء'' طلب کے لیے نہیں بلکہ فعلِ مزید فیہ ''مجرد'' کے معنی میں ہے۔جیسا کہ استمرار اور استقرار وغیرہ الفاظ۔

ائمہ فن میں سے صاحب التصویفات رقم طراز ہیں''**الأستقبال ما تترقب و جود بعد زمانك الذی أنت فيه**''۱

استقبال کا دوسرا معنی استیناف بھی بیان کیا جاتا ہے بمعنی از سرنو شروع کرنا جیسے **استقبله بمعنی استأنفه ای ابتدأه**۔۲

استقبال کے ہم معنی چند اور الفاظ:

۱:استیناف: یعنی ابتدائے امر (از سرِ نو کوئی کام شروع کرنا)۔اس کے پیشِ نظر ''استقبال'' اور ''استیناف'' میں فقط ایک معنی کے لحاظ سے ترادف پایا جاتا ہے۔ ۳

۲:مسامتہ: یعنی کسی چیز کے مقابل اور متوازی ہونا یہ لفظ ان حضرات کے ہاں ''استقبال'' کا مترادف ہے جو ''دائیں بائیں انحراف کئے بغیر کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا'' استقبال کا معنی قرار دیتے ہیں۔البتہ موالک چونکہ ''استقبال'' کے مفہوم میں اس شرط کو ملحوظ نہیں رکھتے اس لیے ان کے نزدیک ''استقبال'' اور ''مسامتہ'' ایک دوسرے کے مترادف نہیں بلکہ ''مسامتہ'' کا معنی ہے ''پورے بدن کے ساتھ مکمل طور پر کسی چیز کے عین مقابل ہونا'' جبکہ لفظ استقبال عام ہے کیونکہ کسی چیز کا محاذاۃ اور آمنا سامنا اگر سارے بدن سے نہ کیا جائے بلکہ بعض حصہ اس کا موازی اور سامنے ہو جائے تو بھی ''استقبال'' کا اطلاق درست رہتا ہے۔ ۴

۳:محاذاۃ: بمعنی: موازاۃ اور مقابلہ، معنی اور مفہوم کے لحاظ سے جو کلام ''مسامتہ'' کے ذیل میں گزر گیا وہ یہاں بھی ملحوظ رہنا چاہیئے ۔ ۵

۴:التفات: التفات کا معنی ہے دائیں یا بائیں چہرہ پھیرنا اور کبھی چہرے اور سینے کے ساتھ انحراف کو بھی التفات کہتے ہیں۔چنانچہ مسندِ احمد کی روایت میں ہے[**فجعلت تلتفت خلفها**] ۶

''وہ عورت پیچھے کی طرف مڑنے لگی'' اور ظاہر ہے کہ پیچھے کی طرف مڑنا چہرے اور سینے کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے الغرض کسی چیز کی طرف دائیں یا بائیں چہرہ پھیر دیا جائے یا چہرے اور سینے کے ساتھ آدمی کسی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

طرف مڑ جائے تو دونوں صورتوں میں استقبال کا معنی پایا جاتا ہے۔ ۷

''استقبال''فقہاء کی اصطلاح میں:

فقہاء کرام کے ہاں ''استقبال''مندرجہ ذیل مختلف چار مواقع میں محلِ بحث رہتا ہے:

۱: نماز میں قبلہ کا استقبال

۲: نماز میں غیرِ قبلہ کا استقبال

۳: خارج نماز قبلہ کا استقبال

۴: خارج نماز غیرِ قبلہ کا استقبال

چنانچہ جن امور میں استقبالِ قبلہ کا حکم وارد ہوا ہے ان میں ''نماز''سرِ فہرست ہے۔ (جس میں قبلہ رو ہونا عظمتِ قبلہ کا اولین مقتضٰی ہے۔) اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوِهَكُمْ شَطْرَهُ ۸

''سوتم مسجد حرام کی طرف منہ پھیر دے اور آپ جہاں کہیں بھی ہوں تو مسجدِ حرام کی جانب رُخ کرلیا کریں۔''

فقہی ذخیرہ اور ائمہ اربعہ کی تصریحات میں بھی یہ حکم کثرت سے موجود ہے اقتضائے مقام اور تکمیلِ فائدہ کی خاطر بطورِ مثال محض ایک مختصر جُز یہ نقل کی جاتی ہے شیخ الاسلام علامہ برہان الدین مرغینانیؒ ۹ ،شرائط نماز کے ذیل میں فرماتے ہیں:

ویستقبل ا لقبلة لقوله تعالیٰ ﴿ فَوَلُّواْ وُجُوِهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (ایضاً) ۱۰

نماز کی صحت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ نمازی قبلہ رو ہو، کیونکہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے

''تم مسجدِ حرام کی طرف منہ کرلیا کرو ''

ہاں کچھ مواقع ایسے بھی ہیں جن میں بوقت نماز استقبالِ قبلہ شرط اور لازم نہیں رہتا، علاوہ ازیں کن کن مواقع میں استقبالِ قبلہ پسندیدہ ہے؟ اس کے متعلق یہ بات ذہن نشین رہے کہ تمام جہات (Directions) میں چونکہ قبلہ کی جہت افضل ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

{ ان لکل شي ء سیدا و ان سیدالمجالس قبالة القبلة } ۱۱

''ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور مجالس میں کسی مجلس کی سرداری یہ ہے کہ اہل مجلس قبلہ رخ ہوں۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صاحب فروع کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہر طاعت کو شامل ہے(ہاں کوئی موقع دلیل کی بنیاد پر مستثنیٰ قرار پائے تو اس میں استقبال قبلہ درست نہ ہوگا)اس لیے باستثنائے نماز کے(کیونکہ نماز میں تو فرض ہے) دیگر طاعات میں استقبالِ قبلہ مستحب اور مستحسن ہے۔فقہاء نے جن صورتوں میں استقبالِ قبلہ کو بہتر قرار دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تیمّم، ۲۔ اذان ۳۔ اقامت ۴۔وضوء ۵۔وضوء کے بعد والی دعا مثلاً (**اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین**)٦۔ نمازاستسقاء کے بعد دعا ۷۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ۸۔ قرآن مجید کی تلاوت، ۹۔ مسجد میں نماز کا انتظار ۱۰۔ تلبیہ ۱۱۔ زمزم کا پانی پینا ۱۲۔ ہدی کو ذبح کرنا ۱۳۔لوگوں کے درمیان قاضی کا فیصلہ کرنا ۱۴۔ بوقت دفن میت کو قبر میں رکھنا ۱۵۔ سونے کے لیے لیٹ جانا ۱٦۔ کسی بھی جانور کو ذبح کرنا وغیرھم۔[۱۲] غرض یہ تمام حالات اور صورتیں ایسی ہیں جن میں استقبالِ قبلہ مستحب یا سنت کا درجہ رکھتا ہے۔

بسا اوقات ایسے احوال بھی سامنے آتے ہیں جن میں استقبالِ قبلہ کا استحباب باقی نہیں رہتا بلکہ عظمتِ قبلہ کے پیشِ نظر یہ استقبال حرام یا مکروہ بن جاتا ہے۔ کتبِ فقہ میں ان کا تذکرہ یوں ملتا ہے:

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:

۱۔ **''ویکرہ مدالرجلین الی الکعبة في النوم وغیرہ' وکذالك فی حال مواقعة الاھل ......''** [۱۳]

''نیند یا کسی اور حالت میں کعبہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ تحریمی ہے۔ایسا ہی اپنی اہلیہ سے مباشرت اور مجامعت کے موقع پر بھی (کعبہ کی طرف پاؤں پھیلانا) مکروہ (تحریمی) ہے''

۳. **'' ویکرہ الرمی الیٰ ھدف نحو القبلة کذا في السراجیہ ''** [۱۴]

''قبلہ کی جانب نشانہ رکھ کر اس کی طرف تیر چلانا یا بندوق چلانا مکروہ ہے۔''

علامہ علاءالدین حصکفیؒ [۱۵] فرماتے ہیں:

''(ویکرہ) تحریمًا (استقبال القبلة بالفرج) ولو (في الخلاء) وکذا استدبارھا (في الاصح کما کرہ) لبالغ (امساك صبی) لیبول (نحوھا، و) کماکرہ(مد رجلیه في نوم او غیرہ الیھا) ای عمداً لأنه اساء ة ادب، قاله منلاناکیر'' [۱٦]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس عبارت میں تعظیم قبلہ کی بنیاد پر چار باتوں کا ممانعت بیان ہوئی ہے جن کے مختلف گوشوں کوا جا گر کرتے ہوئے علامہ شامیؒ رقم طراز ہیں:

(ا) قضائے حاجت کے موقع پر اس طرح بیٹھنا کہ شرم گاہ قبلہ کی طرف ہوجائے احترام قبلہ کے منافی ہونے کی بنیاد پر مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ قصداً وعمداً ایسا کیا جائے۔ اگر شرم گاہ قبلہ کی طرف نہ ہوتو پھر اس طرح بیٹھنا مکروہ نہیں اگر چہ سینہ قبلہ رخ رہے۔(البتہ اس وقت محض سینہ بھی قبلہ رو نہ رہے تو بہتر ہے۔ اس کے برعکس اگر شرمگاہ قبلہ کی جانب ہوتو سینہ اگر چہ دوسری طرف ہو لیکن پھر بھی کراھت بحال رہے گی۔

(ب) مذہب حنفی میں قضائے حاجت کے موقع پر جس طرح استقبالِ قبلہ مکروہ تحریمی ہے ایسے ہی اصح قول کے مطابق قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

قبلہ کا استقبال واستدبار اس وقت مکروہ ہیں جب کہ قضاء حاجت (پیشاب، پاخانہ) کی غرض سے اختیار کئے جائیں پس استنجاء کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی نہیں (بلکہ مکروہ تنزیہی اور نامناسب کام ہے)

''نہایہ شرح ہدایہ'' میں ہے کہ اگر کسی کو قبلہ رخ ہونے یا قبلہ کی طرف پشت کیے ہونے کا خیال ہی نہ رہے اور یوں ہی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے پھر اسے یاد آ جائے تو چونکہ ابتداء میں یہ شخص بھول گیا تھا، نیز اب جسم کے آلودہ اور ملوث ہونے کا خطرہ بھی ہے اس لیے باوجود یہ کہ قبلہ سے منہ یا پشت کو پھیرنا ممکن ہو مگر پھر بھی قبلہ سے انحراف ضروری اور واجب نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص ایسے موقع پر قبلہ سے نہ پھرے تو گنہگار نہ ہوگا(البتہ اگر انحراف ممکن ہوتو پھر مڑنا ہی چاہئے اس میں دریغ بہتر نہیں، کیونکہ یہ رحمتِ الٰہی کے نزول کا باعث ہے، صاحب مجمع بحارالانوارؒ لکھتے ہیں:

''من جلس یبول قبال القبلۃ فتذکرو انحرف اِجلا لاًیُغفرلہ'' ۱۷؎

''کہ جو شخص پیشاب کے لیے بھول کر قبلہ رُخ بیٹھے پھر اسے خیال آئے اور عظمت واحترام کعبہ کی خاطر قبلہ سے پھر جائے تو اس کی مغفرت کی جائے گی''

(ج) بالغ شخص اگر چھوٹے بچے کو پیشاب کرنے کے لئے قبلہ کی جانب بٹھائے یا پکڑے تو یہ فعل مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ بالغ شخص کا ناسمجھ بچے سے ہر ایسا کام کرانا حرام ہے جس کا ارتکاب خود بچے کے لیے(بلوغت کے بعد) حرام ہوتا ہے مثلاً اس کے خلاف شرع بال بنوانا، اس کو ایسا لباس پہنانا جو سترِ عورت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے لیے ناکافی ہو یا اس سے گالیاں کہلوانا وغیرہ۔

(ا) کسی ذی عقل (بالغ) یا چھوٹے بچے کا قبلہ کی جانب دونوں یا ایک پاؤں پھیلانا (چاہے نیند میں ہو یا کسی اور حالت میں) بھی مکروہ تحریمی ہے۔

تنبیہ اول: بچہ چونکہ مکلّف ہی نہیں اس لیے اس کے پاؤں پھیلانے میں جو کراہت کا حکم نقل کیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بالغ اور سمجھدار شخص اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دے تو اس بالغ کے لیے یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔

واضح رہے کہ، گذشتہ چاروں احکام میں کراہت کا تعلق عذر نہ ہونے اور قصداً وعمداً کرنے کے ساتھ ہے (کیونکہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے) لہٰذا عذر یا بھول کی وجہ سے اگر مذکورہ بالا امور میں استقبال قبلہ ہو جائے تو اس صورت میں کوئی کراہت نہیں۔

تنبیہ دوم: ''بے ادبی'' اور ''اساءۃ ادب'' جیسے الفاظ سے اگر چہ محض کراہت تنزیہی ثابت ہوتی ہے مگر دیگر جزئیات کو دیکھا جائے مثلاً ''قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے والے شخص کی شہادت شرعاً مردود ہے'' وغیرہ پھر گذشتہ مسائل میں کراہت تحریمی ہی راجح قرار پاتی ہے۔ ۱۸

دخول کعبہ کے وقت کرنے والے اعمال:

۱: خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا چاہیئے۔ ۱۹

۲: حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ موزے اور جوتے بھی اتارنے چاہئیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو موزوں اور جوتوں سمیت کعبہ میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ یہی قول حنابلہ کا بھی ہے۔

۳: خانہ کعبہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ خشوع، خضوع کی کیفیت سے داخل ہو۔ اور ہو سکے تو آنسو بھی بہائے ورنہ کم از کم رونے کی صورت ہی بنا دے۔

۴: جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ''اللہ اکبر لا الہ الا اللہ'' تین مرتبہ کہے۔ نیز اس وقت دعا بھی مانگنی چاہئے کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

۵: کعبہ کے اندر داخل ہونا مردوں اور عورتوں دونوں کے حق میں مستحب ہے بشرطیکہ عورتیں مردوں سے علیٰحدہ داخل ہوں، ایک ہی وقت میں اکھٹے اور مخلوط ہو کر داخل نہ ہوں نیز ایک ہی دن میں متعدد بار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بھی کعبہ میں داخل ہونا درست ہے۔

۶: نمازی جب بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے تو مستحب ہے کہ کعبہ کی جو دیوار اپنے سامنے ہے اس کی طرف آ کر اپنا رُخسار اس دیوار پر رکھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور دعا واستغفار میں مشغول رہے اس کے بعد کعبہ کے ہر کونہ میں آ کر حمد باری تعالیٰ، تسبیح، تکبیر، استغفار اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اہتمام کرے اسی طرح چاروں کونوں میں اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دست دعا بھی رہے، کیونکہ کعبہ کے اندر دعاء قبول ہوتی ہے، سب سے ضروری دعاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بغیر حساب کے جنت مانگے اور یہ کہ توبہ پر خاتمہ نصیب ہو۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو کہتے:

" اللھم زدبیتك ھذا تعظیما وتشریفا وتکریما ومھابۃ وزد من حجه او اعتمره تشریفا وتکریما وتعظیما وبرّا " [۲۰]

''اے اللہ اپنے اس گھر کی عظمت، شرافت اور کرامت کو زیادہ فرمادیں اور اسے رعب عطا فرمادیں اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اسے بھی شرافت، کرامت، عظمت، اور نیکی میں ترقی عطا فرمادیں۔''

اس کے علاوہ اگر کوئی دوسری دعا پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے اس لیے کہ یہاں یا مواقع حج میں کہیں بھی کوئی مخصوص دعا لازم نہیں بلکہ جس دعا میں اچھی طرح خشوع، خضوع کی دولت میسر ہو وہی پڑھے۔

دُخولِ قبلہ کے بعد قابلِ ترک امور:

۱: جس بندہ کو کعبہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہو اسے چاہیے کہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت اس کی چھت کی طرف نگاہ نہ اٹھائے کیوں کہ اس وقت اوپر دیکھنا مقصود سے لاپرواہی اور غفلت کا باعث ہے۔

۲: وہاں پر اتنی بھیڑ اور ہجوم نہ بنائے جس سے کسی کو اذیت پہنچے۔

۳: کسی سے غیر ضروری بات نہ کرے ہاں ضرورت پڑے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا موقع ملے تو پھر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴: اللہ کے علاوہ کسی سے کچھ نہ مانگے، حضرت سفیان ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کعبہ میں ہشام

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بن عبدالملک اور حضرت سالم بن عبداللہؓ بن عمرؓ دونوں کی ملاقات ہوگئی ہشام نے حضرت سالمؒ سے کہا کہ جو کچھ آپ کو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیں تو حضرت سالمؒ نے جواب میں فرمایا:

" انی أستحي من الله أن أسئل في بيته غيره "[۲۱]

'' مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ اس کے گھر میں اس کے علاوہ کسی سے کچھ مانگوں۔''

فاکہی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک سے ملاقات کرنے والے اور اس سے سوال کرنے والے منصور تھے نہ کہ حضرت سالمؒ [۲۲]

۵: اصح قول کے مطابق بیت اللہ شریف کو دیکھتے اور دعا مانگتے وقت ہاتھ نہیں اٹھانے چاہئیں۔ [۲۳]

خارجِ نماز قبلہ کے علاوہ دیگر جہات اور اشیاء کا استقبال:

نماز کے علاوہ دیگر حالات میں اصل یہ ہے کہ انسان ہر جہت کو اور ہر چیز کی طرف منہ کر سکتا ہے ہاں مختلف مصالح کی بنیاد پر کچھ اشیاء کا استقبال یا عدم استقبال مطلوب رہتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جن مقامات میں استقبال قبلہ قابل تحسین ہے:

۱: دعاء کی حالت میں نگاہ اور ہتھیلیوں کو رو بہ آسمان کرنا تاکہ اس مبارک حالت میں اس بابرکت جہت سے استفادہ کی صورت حاصل ہو [۲۴]

۲: خطیب کا خطبہ کے دوران لوگوں کی طرف منہ کرنا نیز فرض نماز کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا اس لیے کہ یہ آداب اور اخلاق حسنہ کا مقتضٰی ہے۔ [۲۵]

حوالہ جات وحواشی

۱. التعریفات للجرجانی ، ص۳۷

۲. بحر الرائق، ج۱، ص۴۹۳

۳. لوئس معلوف، المنجد فی اللّغة والأعلام، ص۲۰، دار لمشرق، بیروت

۴. المنجد فی اللّغة والأعلام، ص۲۰

۵. المنجد(حذو)زرقانی علیٰ خلیل ، ج ۳، ص۱۸۵

۶. مسند احمد۶؍۱

۷. مصباح اللّغة، ج ۴، ص۱۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۸۔ البقرۃ :۱۴۴

۹۔ ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی المرغینانی (مرغینان نامی جگہ جو ریاست فرغانہ (ماوراء النہر) میں واقع ہے) ۵۳۰ھ کو پیدا ہوئے۔آپ حافظ مفسر، محقق اور ادیب تھے۔اور مجتہدین میں سے تھے۔ آپ کی تصانیف میں بداية المبتدى اور اس كى شرح الهدايه فى شرح البداية ، منتقى الفروع۔ الفرائض، التجنيس، مناسك حج اور مختارات النوازل زیادہ مشہور ہیں۔(الفوائد البهّية ١٤١، الجواهر المضيّة ١:٣٨٣۔ الاعلام٤:٢٦٦۔ سير اعلام النبلا ٢١:٢٣٢)

۱۰۔ الهداية فى شرح البداية، مكتبه رحمانيه لاهور، ج١/٩٥

۱۱۔ مجمع الزوائد ج ۵۹/۸.....مکتبۃ القدس (س۔ن)

۱۲۔ الموسوعة الفقهية ، جزء رابع، ص٧٦، ٧٧، وزارت الأوقاف والشئون الأسلاميه، كويت

۱۳۔ شیخ عظام و جماعۃ من العلماء، ج ۵،ص ۳۱۹،مکتبۃ رشیدیہ،کوئٹہ

۱۴۔ (ایضاً)

۱۵۔ محمد بن علی بن محمد الحصنی المعروف بہ علاءالدین الحصکفیؒ دمشق میں ۱۰۲۵ھ بمطابق ۱۶۱۶م پیدا ہوئے۔آپ اعلیٰ درجہ کے مدرّس اُصولی، محدّث اور راسخ فقیہ تھے۔آپ نے طویل عرصہ تک درس وتدریس اور تعلیم وتالیف کی خدمات انجام دیں۔آپ کے الدرالمختار فى شرح تنويرالابصار ،افاضة الانوار على اصول المناركافى مشهور ہیں۔آپ کی سن وفات ۱۰۸۸ھ بمطابق ۱۶۷۷م ہے۔(اعلام ٦:٢٩٤، معجم المؤلفين ١١:٥٦۔ خلاصة الاثرفى اعيان القرن الحادى عشر٤:٦٣)

۱۶۔ ردالمحتار، ج٢، ص٤٢٧

۱۷۔ مجمع بحار الأنوار، ج ۴،ص ۲۰۴، مکتبہ دارالأیمان، مدینہ منورہ

۱۸۔ ردالمحتار، ج٢، ص۴۲۷

.۱۹ **الفاسی، محمد بن احمد، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ج۲، ص۳۱۰، مكتبة النهضة الحديثة**

.۲۰ **السنن الكبرىٰ للبيهقى.۱۲۷ باب القول عند رؤية البيت[۵]۷۳، الدعا**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

للطبرانی (۳٦۰) واللفظ له.

۲۱. الذهبی،محمد بن احمد،سیر اعلام النبلاء(تحقیق شعیب الارناوط) ج۴،ص٤٦٦،مؤسسةالرسالة،۱۴۰۵

۲۲. الفاسمی، محمد بن احمد، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ج۲، ص۳۱۰،۳۱۱، مكتبة النهضة الحديثة

۲۳. گنگوهی ، رشيد احمد، زبدة المناسك، ص۱۰۹تا ۱۱۱، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، س.ن

۲۴. شرح الأذكار، ج ۲، ص۲۷

۲۵. الشرح الكبير مع المغنی، ج ۲، ص۸۰

۲٦. المُغنی، ج۱، ص۵۵

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.